© rasailojaraid.com

عُلماءِ کرام کی خدمت میں

گذشتہ اشاعت میں ان فتووں اور اشتہارات کا ذکر آچکا ہے جو دیوبند، مظاہر العلوم، تھانہ بھون اور دہلی کے بعض مشہور علماء کے قلم سے نکلے ہیں۔ اب ہمیں ایک اور اشتہار وصول ہوا ہے جسے ہندوستان سے لاکر پاکستان میں پھیلایا جارہا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

حضرت مولانا مدنی کا بصیرت افروز بیان

مولانا مولوی عبدالحمید بلند شہری مدرس مدرسہ اشرف العلوم گنگوہ ضلع سہارنپور کے ایک خط کا وہ اقتباس ہے جو انہوں نے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی عمت فیوضہم کو لکھا ہے۔ ذیل میں صرف وہ حصہ ہے جس کا تعلق اس جماعت سے ہے جس نے اپنا نام جماعت اسلامی رکھا ہے۔

"یہ خیال اس وقت سے پیدا ہوا ہے جب سے مودودیت جو کہ گنگوہ میں صورت فتنہ اختیار کئے ہوئے ہے کچھ تبادلۂ خیالات اور کچھ ان کے اخبارات کا مطالعہ تردیداً کیا گیا یہ لوگ صحابہؓ تک متجاوز کہہ دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہ رضی اللہ عنہا وعنہم کو احیاء تبلیغ دین میں متجاوز عن الاعتدال کے الفاظ اختیار کئے ہیں۔ نیز خود مسلک اعتدال میں فرماتے ہیں کہ میں نے اشخاصِ ماضی وحال بلا واسطہ دین کو کتاب السنہ، کتاب اللہ سے سمجھا ہے۔ نیز حضرت حاجی علیہ الرحمتہ ومجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ کے متعلق لکھتے ہیں ان حضرات نے ابتدائے زندگی میں تو اچھا کام کیا مگر اخیر عمر میں ایسی مسموم غذا مسلمانوں کو دے گئے ہیں کہ آج تک مسلمان اس کے زہر سے محفوظ نہیں ہے اور بھی تنقیدات تصوف پر بہت کی ہیں۔ بعض اہل گنگوہ نے دیگر بعض کو حضرت بوسعید علیہ الرحمتہ کے مزار پر جانے سے روکتے ہوئے کہا کہ ایک سنیاسی ہے جو پتھروں میں پڑا ہے اور یہ مشہور مقولہ ہے مودودیوں کا کہ دیوبند مظاہر العلوم میں خرابی کے ہنڈے تیار کئے جاتے ہیں علماء پر زبردست پیار کرتے خاصکر ماضی وحال کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بزرگوں پہ غرض بالتفصیل پھر عرض کرونگا اسوقت یہ عرض کرنے کا مقصد ہے کہ آیا ہم کو مل کر ان لوگوں کو جواب دیں کیونکہ خاصکر گنگوہ سے مجھکو واسطہ ہے و یا نپر میں اشرف العلوم میں خدمت کرتا ہوں اور شب و روز یہ منکرات سامنے آتے رہتے ہیں تو لامحالہ کہنا پڑتا ہے۔ جواب شافی سے نوازیں[1]"

عبدالحمید بلند شہری

الجواب:۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ خواہ صحابہ اکرام ہوں یا اولیاء عظام یا ائمہ حدیث و فقہ و کلام کوئی بھی معصوم نہیں ہے سب سے غلطیاں تو ہو سکتی ہیں مگر ان کے متعلق اختلافات کی بہاوتیں قرآن حدیث میں بکثرت موجود ہیں اور ان کے اعمالنامے اور اتقاء و علم کی تاریخی روایات معتبرہ اس قدر امت کے پاس ہیں کہ قرون حالیہ کے پاس ان کا عشر عشیر بھی نہیں ہے ان پر تنقید ان ہی جیسے پایہ علم و اتقاء والا کر سکتا ہے ہمارے زمانہ کے ٹٹپونجئے جن کے پاس علم ہے نہ تقوی کیا منہ رکھتے ہیں کہ زبان دراز کریں سوائے اپنی بدبختی کے اظہار کے اور کیا حیثیت رکھتے ہیں ؎ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکاں نہد اللہ تعالیٰ ان کی تعریف فرماتے ہوئے فرماتا ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار الآیۃ دوسری جگہ ہے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم الآیۃ تیسری جگہ ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ الآیۃ۔ چوتھی جگہ ہے وکذلک جعلناکم امۃ وسطا الآیۃ اور یہ کم بخت انکی شان میں بدزبان بکتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدی غرضا۔ الحدیث اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے متعلق میرے بعد انکو نشانہ ملامت مت بناؤ آپ فرماتے ہیں خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم الحدیث اور یہ بدبخت ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں سوائے بدبختی کے اور کیا ہے ان خبیثوں سے گفتگو اور مناظرہ وغیرہ کرنا اپنے وقت کو ضائع

---

[1] عبارت کی تمام غلطیاں اور بے ربطیاں ہوں کی توں استفتاء ہی سے نقل کی گئی ہیں۔ کاتب ترجمان یا ادارہ ترجمان کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com